مولانا سمیع اللہ سعدی

دور جدید کا حدیثی ذخیرہ۔ایک تعارفی جائزہ [۲]

۳۔اصول حدیث کے مختلف موضوعات پر خصوصی تصنیفات

عصر حاضر تخصص و سپیشلائزیشن کا دور ہے،علوم وفنون کے شعبہ جات پر مستقل کام ہوا ہے۔مصطلح الحدیث کی انواع پر بھی مستقل تصنیفات لکھی گئی ہیں۔یہ تصنیفات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ان میں ایک نوع سے متعلق تفصیلی مواد موجود ہوتا ہے اوراس کے جوانب واطراف کا احاطہ ہوتا ہے۔ذیل میں اس حوالے سے چند اہم کاوشیں ذکر کی جاتی ہیں۔ان کتب کے تذکرے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ جدید دور میں انواع علوم الحدیث پر ہونے والے کام کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اصول حدیث کی اہم انواع سے متعلق بعض اہم اور تفصیلی کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔چھوٹے رسائل اور مختصر کتب سے صرف نظر کیا گیا ہے۔نیز جن کتب کا انتخاب کیا گیا ہے،وہ تفصیلی اور موضوع سے متعلق اہم مباحث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ذکر کی گئی ہیں،ان کے ذکر سے ان کتب کے مباحث سے کلی اتفاق مراد نہ لیا جائے۔

۱۔سعودی عرب کے معروف داعی ومصنف عائض بن عبداللہ قرنی نے مبتدع کی روایت پر البدعة واثرها فی الدراية و الرواية کے نام سے ایک تفصیلی کتاب لکھی ہے،جس میں بدعتی کی روایت،حکم اوراس حوالے سے علما کے مذاہب بیان کئے ہیں۔

۲۔اسعد سالم تیم نے علم طبقات پر ایک ضخیم کتاب علم طبقات المحدثين : اهميته وفوائده کے نام سے لکھی ہے،جس میں علم طبقات کی تاریخ،اہم کتب اوراس علم کی اہمیت پر تفصیلی مواد موجود ہے۔

۳۔علم جرح وتعدیل پر اہم کتب سامنے آئی ہیں۔ان میں ڈاکٹر ضیاء الرحمان الاعظمی کی مفصل کتاب دراسات فی الجرح و التعدی ،شیخ نورالدین عتر کی اصول الجرح والتعديل ،سید عبدالماجد غوری کی المدخل الی دراسه علم الجرح والتعديل اور شیخ محمد بن عبدالعزیز کی ضوابط الجرح والتعديل قابل ذکر ہیں۔

۴۔محمد بن طلعت نے معجم المختلطين کے نام سے ان رواۃ کو جمع کیا ہے جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

۵۔سید کسروی حسن نے هدی القاصد الی اصحاب الحدیث الواحد کے نام سے سات جلدوں پر مفصل کتاب میں ان رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، جن سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔

۶۔احمد محمد نور یوسف نے آداب الحدیث پر ایک ضخیم کتاب من ادب المحدثین فی التربیة والتعلیم کے نام سے لکھی ہے۔

۷۔عبدالمجید بیرم نے الروایة بالمعنی فی الحدیث النبوی و اثرها فی الفقه الاسلامی کے نام سے روایت بالمعنی اور اس کے اثرات پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔

۸۔عبدالکریم اسماعیل صباح نے حدیث صحیح اور اس کے مختلف مباحث پر ایک ضخیم کتاب الحدیث الصحیح و منهج علماء المسلمین فی التصحیح کے نام سے لکھی ہے، جس میں حدیث صحیح سے متعلق اہم مباحث کا احاطہ کیا ہے۔

۹۔المرتضی زین احمد نے مناهج المحدثین فی تقویة الاحادیث الحسنة والضعیفة کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث کے شواہد، متابعات اور حدیث کی تقویت کے دیگر طرق پر بحث کی ہے۔

۱۰۔معروف محقق عمرو بن عبدالمنعم سلیم نے حدیث حسن پر الحسن بمجموع الطرق فی میزان الاحتجاج بین المتقدمین والمتاخرین کے نام سے ایک نفیس کتاب لکھی ہے۔

۱۱۔عبدالکریم بن عبداللہ الخضیر نے حدیث ضعیف پر ایک مفصل کتاب الحدیث الضعیف و حکم الاحتجاج به کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث ضعیف کے مختلف مباحث پر نظر ڈالی ہے۔

۱۲۔محمد عزت حسین نے الحدیث الضعیف و انواعه کے نام سے حدیث ضعیف پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔

۱۳۔ماہر منصور عبدالرزاق نے الحدیث الضعیف : اسبابه و احکامه کے نام سے ایک مفصل کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث ضعیف کے مختلف گوشے نمایاں کیے گئے ہیں۔

۱۴۔ڈاکٹر عمر بن حسن بن عثمان فلاتہ نے حدیث موضوع پر تین جلدوں پر مفصل کتاب الوضع فی الحدیث لکھی ہے۔ موضوع حدیث کے مباحث پر اگر اسے عصر حاضر کی سب سے تفصیلی کتاب کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ کتاب دراصل پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جس پر مقالہ نگار کو جامعہ ازہر سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔

۱۵۔معروف مصنف عمر سلیمان الاشقر نے حدیث موضوع کے مباحث پر ایک جامع کتاب الوضع فی الحدیث النبوی: تعریفه، خطورته، اسبابه وطرق الکشف عنه کے نام سے لکھی ہے۔

۱۶۔عصام الدین بن سید الصبابطی نے احادیث قدسیہ پر تین جلدوں پر ایک ضخیم موسوعہ جامع الاحادیث القدسیة : موسوعة جامعة مشروحة ومحققة کے نام سے تیار کیا ہے۔ اس میں حدیث قدسی پر اہم مباحث کے ساتھ ساڑھے گیارہ سو احادیث قدسیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۔معروف مصنف محمد متولی الشعراوی نے الاحادیث القدسیة کے نام سے چھ جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم

کتاب لکھی ہے۔

۱۸۔شعبان محمد اسماعیل نے حدیث قدسیہ سے متعلق حدیثی وفقہی مباحث پر الاحادیث القدسية ومنزلتها في التشريع لکھی ہے، جس میں اس موضوع کے مختلف گوشوں پر نظر ڈالی ہے۔

۱۹۔عبداللہ ابوسعود بدر نے المرفوع وصيغ الرفع کے نام سے حدیث مرفوع کے مباحث پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔

۲۰۔طارق اسعد حلمی نے علم ورود الحدیث پر ایک عمدہ کتاب علم اسباب ورود الحديث و تطبيقاته عند المحدثين و الاصوليين کے نام سے لکھی ہے۔ساڑھے پانچ سو صفحات کی اس کتاب میں ورود الحدیث سے متعلقہ مباحث کا عمدہ احاطہ کیا گیا ہے۔

۲۱۔مشکل الحدیث اور احادیث نبویہ میں ایسی احادیث جو متنوع سوالات اور اشکالات کا باعث ہیں ،ان کے جواب پر مبنی متعدد کتب سامنے آئی ہیں ،جن میں عبداللہ بن علی النجدی کی مشكلات الاحاديث النبوية و بيانها اور احمد رضوان کی مسائل في تاويل الاحاديث قابل ذکر ہیں۔

۲۲۔علم مختلف الحدیث معاصر مصنفین کا خصوصی موضوع رہا ہے۔ان میں خاص طور پر اسامہ عبداللہ خیاط کی مختلف الحديث وموقف النقاد والمحدثين منه ،نافذ حسین حماد کی مختلف الحديث بين الفقهاء والمحدثين اور عبدالمجید محمد اسماعیل السوسوہ کی ضخیم کتاب منهج التوفيق والترجيح بين مختلف الحديث واثره في الفقه الاسلامي قابل ذکر ہیں۔

۲۳۔حدیث مرسل کی حجیت کا مسئلہ قدیم زمانے سے معرکۃ الآرا رہا ہے۔معاصر سطح پر اس مسئلے کا بھی مختلف جوانب سے جائزہ لیا گیا ہے۔ان کتب میں حفصہ بنت عبدالعزیز کا دو جلدوں پر مشتمل ضخیم مقالہ الحديث المرسل بين القبول و الرد ،ابودور سید حامد کی الخبر المرسل عند الاصوليين: دراسة و تطبيق ،علاء الدین حسن کی الاحتجاج بالمرسل واثره في الفقه الاسلامي اور فوزی محمد البتشتی کی ضخیم کتاب حجية المرسل عند المحدثين والاصوليين والفقهاء قابل ذکر ہیں۔

۲۴۔تدلیس اور اس کی اقسام واحکام پر بھی اہم کتب لکھی گئیں ہیں۔ان میں سید عبدالماجد غوری کی التدليس والمدلسون : دراسة عامة ،محمود عبدالوہاب عبدالحفیظ کی القول النفيس في المقبول والمردود من التدليس ،صالح الجزائری کی التدليس و احكامه اور مسفر بن غرم اللہ الدمینی کی مفصل کتاب التدليس في الحديث: حقيقته واقسامه واحكامه ومراتبه والموصوفون به سرفہرست کتب ہیں۔

۲۵۔دور جدید میں خبر واحد کا مسئلہ بعض وجوہ سے اہمیت اختیار کر گیا ہے اور افراط وتفریط کا شکار ہوا ہے۔اہل تجدد کے نزدیک خبر واحد سے دین کا کوئی نیا حکم اخذ نہیں کیا جا سکتا، جبکہ سلفی حضرات کے نزدیک خبر واحد سے عقائد کا بھی اثبات ہو سکتا ہے۔اس لیے خبر واحد پر متعدد کتب لکھی گئی ہیں،ان کتب میں شیخ نورالدین عتر کی الاتجاهات العامة

للاجتهاد ومكانة الحديث الآحاد الصحيح فيها اور ابوعبدالرحمان القاضی کی دوجلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب خبر الواحد فی التشریع الاسلامی وحجیته قابل ذکر ہے۔

۲۶۔ علم علل الحدیث معاصر سطح پر خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے، اور اس سلسلے میں مفید کتب سامنے آئی ہیں۔ ان میں شیخ نورالدین عتر کی لمحات موجزة فی اصول علل الحدیث، سید عبدالماجد غوری کی المیسر فی علم علل الحدیث، ہمام عبدالرحیم کی العلل فی الحدیث، حمزہ عبداللہ الملیباری کی الحدیث المعلول : قواعد وضوابط، ماہر یاسین فحل کی اثر علل الحدیث فی اختلاف الفقهاء، علی بن عبداللہ الصیاح کی جهود المحدثین فی بیان علل الحدیث اور مقبل بن ہادی الوادعی کی احادیث معلة ظاهرها الصحة قابل ذکر کتب ہیں۔

۲۷۔ احادیث پر حکم لگانے اور سند ومتن پر نقد کے اصول وقواعد پر معاصر سطح پر قابل قدر کام ہوا ہے۔ ان میں معروف محقق ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی کی منهج النقد عند المحدثین نشاته وتاریخه، معروف مصنف مسفر غرم اللہ دمینی کی مقاییس نقد متون السنة، محمد طاہر الجوابی کی جهود المحدثین فی نقد متن الحدیث الشریف، محمد علی قاسم العمری کی دراسات فی منهج النقد عند المحدثین اور حسین الحاج حسن کی دو جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب نقد الحدیث فی علم الروایة وعلم الدرایة قابل ذکر کتب ہیں۔

۲۸۔ عربی کی بہ نسبت اردو میں اصول حدیث پر خصوصی تصنیفات بہت کم ہیں، کیونکہ اردو میں طبع زاد کتب کی بجائے عربی کتب کے ترجمہ وتشریح کی روایت زیادہ ہے۔ طبع زاد کتب کا جو سرمایہ موجود ہے، وہ خصوصیت کی بجائے عمومیت کا رنگ لیے ہوئے ہے۔ اصول حدیث اور اس کی مختلف شاخوں پر معدودے چند کتب میں اصول حدیث اور علم حدیث کے تعارف پر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی محاضرات حدیث، ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی فن اسماء الرجال، غازی عزیر مبارکپوری کی ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت، ڈاکٹر سہیل حسن کی معجم اصطلاحات حدیث اور علم جرح وتعدیل، ڈاکٹر اقبال احمد اسحاق کی جرح وتعدیل، محمد ایوب رشیدی کی احناف حفاظ حدیث کی فن جرح و تعدیل میں خدمات، محمد اکرم رحمانی کی حدیث موضوع اور ان کے مراجع، ڈاکٹر محمد اکرم ورک کی متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات، ایک تحقیقی مطالعہ اور مولانا تقی امینی کی حدیث کا درایتی معیار قابل ذکر ہیں۔ اردو میں اصول حدیث پر خصوصی تصنیفات زیادہ تر ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات کی صورت میں ہیں جن کا ذکر مقالات کے عنوان کے تحت آئے گا۔

۴۔ مصطلح الحدیث پر تطبیقی کام

معاصر سطح پر اصول حدیث پر ہونے والے کام میں ایک جدت کا پہلو یہ آیا ہے کہ مصطلح الحدیث اور اس کے قواعد و ضوابط پر تطبیقی وتمرینی کتب لکھنے کا رواج پڑ گیا ہے۔ اس طرز کی کتب میں اصول حدیث اور اس کی مختلف شاخوں کے لئے کتب حدیث و کتب رجال سے امثلہ وتمارین کا ذکر کیا جاتا ہے، متنوع اسئلہ درج کی جاتی ہیں تاکہ مسائل اور

اصول مثالوں سے ذہن نشیں ہو اور ان کی وضاحت ہو جائے۔ جدید طرز کی یہ کتب بلاشبہ علم مصطلح الحدیث میں تجدیدی کارنامہ ہے، کیونکہ قدیم متون میں معدودے چند مثالیں ہیں جنہیں بعد میں آنے والے ہر مصنف نے دہرایا ہے۔ اس سلسلے کی چند اہم کتب کی فہرست دی جا رہی ہے:

۱۔الواضح فی مصطلح الحدیث للمبتدئین مع اسئلة وتمارین للمناقشة، ابراہیم النعمہ، دار النفائس، عمان

۲۔الجد الحثیث لتیسیر مسائل وفنون علم الحدیث بطریقة تطبیقیة وامثلة عملیة، ابراہیم محمود عبد الراضی، دار الایمان، اسکندریہ

۳۔ علم مصطلح الحدیث التطبیقی، علی بن ابراہیم حشیش، دار العقیدہ، قاہرہ

۴۔تحریر علوم الحدیث، شیخ عبداللہ بن یوسف الجدیع

۵۔المنهج الحدیث فی تسهیل علوم الحدیث، علی نایف بقاعی، دار البشائر، بیروت

۶۔تیسیر و تخریج الاحادیث للمبتدئین، عمرو عبد المنعم سلیم، دار عفان

۷۔تحریر علوم الحدیث، عمر عبد المنعم سلیم، دار ابن قیم

۸۔المعلم فی معرفة علوم الحدیث وتطبیقاته العلمیة والعملیة، عمرو عبد المنعم سلیم، دار ابن قیم

۹۔اربعون تدریبا فی نقد الاسانید والمتون، عمرو عبد المنعم سلیم

۱۰۔اصول التخریج ودراسة الاسانید، محمود طحان، دار القران الکریم، بیروت

چوتھی جہت: شروحات حدیث

عصر حاضر کے حدیثی ذخیرے کا ایک بڑا حصہ کتب حدیث کی شروحات، تعلیقات اور تراجم پر مشتمل ہے، ان میں زیادہ تر کتب ستہ اور موطا کی شروحات شامل ہیں، یہ شروحات وتعلیقات مفصل بھی ہیں اور مختصر بھی، بعض میں پوری کتاب کی اول تا آخر شرح کی گئی ہے جبکہ بعض شروحات کتاب کے مخصوص مقامات اور خاص حصوں کی تشریحات پر مشتمل ہیں۔ بعض کتاب پر متنوع دراسات وتحقیقات کی صورت میں ہیں، جیسے اعلام کی تحقیق، الفاظ غریبہ کی تحقیق، کتاب کا متنوع پہلوؤں سے تجزیہ وتحلیل وغیرہ۔ اس عنوان کو درجہ ذیل چار ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔عربی شروحات وتعلیقات

۲۔اردو شروحات

۳۔درسی تقریرات وافادات

۴۔کتب حدیث کے تراجم

۱- عربی شروحات و تعلیقات

عرب ممالک میں سلفیت کی لہر چلنے سے کتب حدیث خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گئیں اور صحاح ستہ سمیت حدیث

کی دیگر کتب پر کما و کیفا دونوں اعتبار سے ممتاز کام ہوا ہے، ذیل میں اہم کتب حدیث پر ہونے والے جدید کاموں کا ایک جائزہ لیا جاتا ہے:

۱۔صحیح بخاری:

صحیح بخاری کی علمی حلقوں میں مقبولیت ایک مسلم امر ہے، کتب حدیث میں بعض حوالوں سے ممتاز ہونے کی وجہ سے ہر دور میں اس پر ہونے والا کام بقیہ کتب کی بہ نسبت زیادہ رہا ہے، دور جدید میں بھی صحیح بخاری پر متنوع دراسات و تحقیقات ہوئی ہیں۔ چند اہم کاموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔صحیح بخاری پر جدید دور میں ہونے والا ممتاز کام نویں صدی ہجری کے معروف عالم ابن ملقن کی مفصل شرح التوضیح شرح الجامع الصحیح کی اشاعت وتحقیق ہے۔قطر کی وزارت اوقاف نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور خالد الرباط اور جمعہ فتحی کی سربراہی میں بیس کے قریب محققین نے سات مخطوطات کے تقابل سے شرح ابن ملقن کی تحقیق کی اور صحیح بخاری کی یہ عظیم شرح چھتیس جلدوں میں منظر عام پر آ گئی۔

۲۔صحیح بخاری کی جدید شروحات میں مفصل ترین شرح ترکی کے معروف عالم اور اٹھارویں صدی کے ممتاز محقق علامہ یوسف زادہ آفندی کی نجاح القاری فی شرح صحیح البخاری ہے، یہ شرح ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔ چار ہزار لوحات پر مشتمل اس کا مفصل مخطوطہ اگر طبع ہوا تو ایک اندازے کے مطابق پچاس جلدوں میں منظر عام پر آئے گا۔ یہ مخطوطہ مکتبہ الآثار و المخطوطات ترکی میں محفوظ ہے، اور معروف ویب سائٹ ملتقی اہل الحدیث پر بھی تیس جلدوں میں موجود ہے۔ اس مخطوطہ کے بعض حصوں کی پی ایچ ڈی مقالات کی صورت میں تحقیق ہوئی ہے لیکن مکمل شرح ابھی تک محقق طباعت کی منتظر ہے۔

۳۔صحیح بخاری کے ابواب و تراجم پر مفصل کام شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے افادات ہیں، جو آپ کے مختلف تلامذہ کی تحقیق کے ساتھ متعدد جلدوں میں چھپے ہیں، ان افادات میں صحیح بخاری کے جملہ تراجم پر مفصل بحث شامل ہے، صحیح بخاری کے ابواب و تراجم پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی مفصل کاوش ہے۔

۴۔صحیح بخاری کی متعدد محققانہ طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں سے دو طبعات بعض وجوہ سے اہم ہیں:

الف: صحیح بخاری کی صحیح ترین طباعت عثمانی خلیفہ سلطان عبد الحمید کی نگرانی میں ہونے والی طبعہ امیریہ کی اشاعت ہے۔ سلطان عبد الحمید نے جید علما کی مجلس اس کام کے لئے تشکیل دی اور صحیح بخاری کے معروف ناسخ اور آٹھویں صدی ہجری کے معروف حنبلی عالم حافظ یونینی کے نسخے کو اصل قرار دیا اور دیگر نسخوں کے ساتھ تقابل و تصحیح بھی کی۔ یوں دو سال کی تحقیق کے ساتھ نو جلدوں میں یہ نسخہ شائع ہوا، سلطان نے اشاعت سے پہلے جامعہ ازہر کے سولہ جید علما کی موجودگی میں اس کی خواندگی کروائی، اس نسخہ کے حاشیے میں صحیح بخاری کے دیگر نساخ و رواۃ کے فروق کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے بیروت کے معروف ادارے دار طوق النجاۃ نے اسی اشاعت کو دوبارہ شائع کیا۔

ب: ممتاز شامی محقق ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغا کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ اشاعت متنوع خوبیوں کی حامل ہے، اس میں

محقق نے احادیث کی ترقیم، مکرر احادیث کی نشاندہی اور مشکل الفاظ کی تحقیق سمیت متنوع اطراف سے تحقیق کی ہے۔صحیح بخاری کی یہ اشاعت علمی حلقوں میں مرکزیت کی حامل ہے۔

۵۔صحیح بخاری میں موجود صحابہ کی مرویات مسانید کی ترتیب پر معروف محقق فواد عبدالباقی نے جمع کی ہیں، یہ تحقیق جامع مسانید صحیح البخاری کے نام سے دارالحدیث قاہرہ سے چھ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۶۔صحیح بخاری میں حدیث کی تلاش ایک مشکل مرحلہ ہے، کیونکہ امام بخاری ادنی مناسبت سے حدیث کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے کئی مقامات پر ذکر کرتے ہیں۔اس مشکل کا حل سید عنبر عبدالرحیم نے هداية البارى الى ترتيب احاديث البخارى کی شکل میں نکالا ہے، مصنف نے صحیح بخاری کی تمام احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیا ہے، اور ہر حدیث کے ساتھ اصل کتاب کے باب اور راوی کا حوالہ دیا ہے۔تین ضخیم جلدوں میں مطبعہ الاستقامہ قاہرہ سے چھپ چکا ہے۔

صحیح بخاری پر ہونے والے بعض اہم شروح و دراسات کی کی ایک فہرست دی جا رہی ہے:

۱۔الفجر الساطع علىٰ صحيح الجامع ،محمد الفضیل بن الفاطمی، مکتبہ الرشد، بیروت (۱۷مجلدات)

۲۔عون البارى لحل ادلة البخارى ،نواب صدیق حسن خان القنوجی، دارالرشد، شام (۵مجلدات)

۳۔منار القارى شرح مختصر صحيح البخارى،حمزہ قاسم، مکتبہ دارالبیان، شام (۵مجلدات)

۴۔هداية السارى الىٰ دراسة البخارى (مقدمہ صحیح بخاری)، مولانا امداد الحق السلہٹی، دارالفکر الاسلامی، ڈھاکہ (مجلدین)

۵۔روايات و نسخ الجامع الصحيح : دراسة وتحليل ،ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم، دارامام الدعوہ، ریاض

۶۔كوثر المعانى الدرارى فى كشف خبايا صحيح البخارى ،محمد الخضر الشنقیطی، موسسہ الرسالہ، بیروت (۱۴مجلدات)

۷۔المدلسين و مروياتهم فى صحيح البخارى ،فہمی احمد عبدالرحمان، دارالکتب العلمیہ، بیروت (مجلدین)

۸۔شرح صحيح البخارى ،محمد بن صالح العثیمین، المکتبہ الاسلامیہ، قاہرہ (۱۰مجلدات)

۹۔روايات الجامع الصحيح ونسخه : دراسة نظرية تطبيقية، جمعہ فتحی عبدالحلیم، وزارہ الاوقاف ،قطر (مجلدین)

۱۰۔منحة الملك الجليل شرح محمد بن اسماعيل ،عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی، دارالتوحید (۱۴ مجلدات)

۱۱۔النظر الفسيح عند مضائق الانظار فى الجامع الصحيح ،محمد طاہر بن عاشور، الدارالعربیہ،

تیونس

۱۲۔المنهل العذب الفرات فی شرح الاحادیث الامهات من صحیح البخاری ،عبد العال احمد،المکتبہ الازہریہ،قاہرہ (۴ مجلدات)

۱۳۔معجم الامکنه الوارده ذکرہا فی صحیح البخاری ،سعد بن عبداللہ،ادارہ الملک عبدالعزیز، ریاض

۱۴۔تیسیر صحیح البخاری،موسیٰ شاہین لاشین،مکتبہ الشروق،قاہرہ (۳ مجلدات)

۱۵۔اتحاف القاری بمعرفه جهود واعمال العلماء علی صحیح البخاری ،محمد عصام عرار الحسینی،الیمامہ للطباعہ والنشر ،بیروت

۱۶۔النور الساری من فیض صحیح الامام البخاری ،حسن عدوی حمزاوی،مطبعہ المصریہ،قاہرہ (۵ مجلدات)

۱۷۔الحلل الابریزیة من التعلیقات البازیة علی صحیح البخاری ،عبدالعزیز عبداللہ بن باز ،دارالتدمیریہ (۴ مجلدات)

۱۸۔تحفه القاری بحل مشکلات البخاری،مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

۱۹۔نبراس الساری فی اطراف البخاری ،محمد عبدالعزیز محمد نور،المطبع الکریمی،لاہور

۲۰۔فهارس البخاری ،رضوان محمد رضوان،دارالکتاب العربی،قاہرہ

۲۱۔الکوثر الجاری فی حل مشکلات البخاری ،محمد ابوالقاسم البنارسی

۲۲۔عون الباری لحل عویصات البخاری ،شیخ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۲۔صحیح مسلم:

۱۔صحیح مسلم کی سب سے مفصل شرح معروف شافعی عالم ،مصنف اور حرم مکی کے معروف مدرس محمد امین بن عبداللہ الھرری کی الکوکب الوہاج و الروض البهاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج ہے،یہ شرح چھبیس جلدوں میں دارطوق النجاۃ بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۔علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی معروف شرح فتح الملهم اوراس کا تکملہ جو شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب کی تصنیف ہے،کا شمار بلاشبہ جدید دور میں صحیح مسلم پر ہونے والے ممتاز کاموں میں ہوتا ہے۔

۳۔ڈاکٹر محمد محمدی نورستانی نے المدخل الی صحیح الامام مسلم بن الحجاج کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی ہے جس میں امام مسلم اور صحیح مسلم کا مکمل تعارف شامل ہے،صحیح مسلم کے نسخے ،شروحات ،تحقیقات ،صحیح مسلم کے رواۃ کے طبقات اور امام مسلم کے منہج سمیت دیگر مباحث کا خوب استقصا کیا ہے۔ یہ کتاب مکتب الشوون الفنیہ کویت سے شائع ہوئی ہے۔

۴۔صحیح مسلم کی متعدد طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں سب سے معروف اور اہل علم کے درمیان متداول نسخہ معروف محقق فواد عبدالباقی کی تحقیق وتعلیق کا حامل نسخہ ہے جو دارالکتب العلمیہ بیروت سے چھپ چکا ہے۔اس کے علاوہ معروف محدث اور صحیح مسلم کے شارح موسی شاہین لاشین اور احمد عمر ہاشم کا محقق شدہ نسخہ ہے جو موسسہ عزالدین بیروت سے پانچ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

صحیح مسلم پر ہونے والی اہم تحقیقات ودراسات کی ایک فہرست پیش خدمت ہے:

۱۔السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج ،صدیق حسن خان القنوجی ،الشوون الدینیہ،قطر(۱۱مجلدات)

۲۔فتح المنعم شرح صحيح مسلم،موسی شاہین لاشین،دارالشروق،بیروت(۱۰ مجلدات)

۳۔منة المنعم فی شرح صحيح مسلم ،صفی الرحمان مبارکپوری،دارلسلام،ریاض(۴مجلدات)

۴۔قرة عين المحتاج فی شرح مقدمه صحيح مسلم بن حجاج ،محمد بن علی بن آدم الاثیوبی،دار ابن جوزی،سعودیہ(مجلدین)

۵۔الامام مسلم ومنهجه فی صحيحه،محمد عبدالرحمان طوالبہ،دارعمار،عمان

۶۔دراسات علمية فی صحيح مسلم،علی حسن بن عبدالحمید،دارالہجر ہ،ریاض

۷۔روايات المدلسين فی صحيح مسلم،جمعها وتخريجها و الكلام عليها،عواد حسین الخلف،دارالبشائرالاسلامیہ،بیروت

۸۔عبقرية الامام مسلم فی ترتيب احاديث مسنده الصحيح، دراسة تحليلية ،حمزہ عبد اللہ الملیباری،دارابن حزم،بیروت

۹۔منهج الامام مسلم فی ترتيب كتابه الصحيح ودحض شبهات حوله ،ربیع بن ہادی المدخلی،مکتبہ الدار،المدینہ المنورہ

۱۰۔تنبيه المسلم الی تعدی الالبانی علی صحيح مسلم،محمود سعید ممدوح،مکتبہ الامام الشافعی، الریاض

۱۱۔البحر المحيط الثجاج فی شرح صحيح الامام مسلم بن الحجاج ،محمد بن علی بن آدم الاثیوبی،دارابن جوزی،سعودیہ(۲۴مجلدات)

۱۲۔شرح صحيح مسلم ،محمد بن صالح العثیمین ،دارالرشد(۱۰ مجلدات)

۱۳۔فهارس صحيح مسلم ،محمد فواد عبدالباقی،داراحیاء الکتب العربیہ،قاہرہ

۳۔جامع ترمذی:

۱۔جامع ترمذی کی سب سے مفصل معاصر شرح معروف اہل لحدیث عالم علامہ عبدالرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ کی

تحفة الاحوذی شرح جامع الترمذی ہے،حل کتاب اور حدیثی مباحث میں بلاشبہ یہ شرح لاجواب ہے، مبارکپوری صاحب نے اس کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ بھی لکھا ہے، جو مستقل جلد میں شائع ہوا ہے۔اس مقدمہ میں جامع ترمذی اور حدیث سے متعلقہ مباحث کا خوب استقصا کیا ہے۔ یہ شرح بیروت سے دس جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۲۔محدث العصر حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی معارف السنن شرح جامع السنن عمدہ شرح ہے،حضرت بنوری نے خاص طور پر اس شرح میں اپنے استاد امام العصر حضرت انور شاہ کشمیری کے افادات کو جمع کرنے کی کی کوشش کی ہے، یہ شرح کتاب الحج تک ہے، اگر یہ شرح مکمل ہوتی تو بلاشبہ دور جدید میں جامع ترمذی کی مفصل اور جامع شروح میں شمار ہوتی۔

۳۔معارف السنن کا تکملہ استاد محترم اور جامعہ امدادیہ کے نائب صدر حضرت مولانا زاہد صاحب دامت برکاتہم نے لکھنا شروع کیا ہے،ابھی تک اس کی ایک ضخیم جلد منظر عام پر آئی ہے، جو صرف کتاب الجنائز پر مشتمل ہے،حدیث کی تشریح میں جدید مباحث کے حوالے سے ایک عمدہ کاوش ہے۔ اللہ کرے، استاد محترم اس شرح کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

۳۔امام ترمذی عموماً حدیث کے ذکر کرنے کے بعد اس کے متابعات وشواہد کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وفی الباب کہہ کر ان صحابہ کا ذکر کرتے ہیں، جن سے حدیث کے متابعات وشواہد مروی ہیں۔وفی الباب کی احادیث کی تخریج پر معاصر سطح پر عمدہ کام ہوا ہے، جن میں دو کتب قابل ذکر ہیں:

الف:حسن بن حیدر الوائلی کی چھ جلدوں پر مشتمل مفصل کتاب نزهة الالباب فی قول الترمذی وفی الباب جامع کتاب ہے، یہ کتاب دار ابن جوزی ریاض سے چھپی ہے۔

ب:ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی کتاب کشف النقاب عما یقوله الترمذی و فی الباب اس سلسلے کی ایک عمدہ کتاب ہے، لیکن یہ کتاب نامکمل ہے، پانچ جلدوں میں مجلس الدعوہ والتحقیق کراچی سے چھپی ہے۔

۴۔معروف سلفی محدث ناصر الدین البانی نے متعدد کتب حدیث پر صحت وضعف کے اعتبار سے تحقیقات کی ہیں، علامہ البانی نے جامع ترمذی پر بھی اسی نوعیت کا کام کیا اور جامع ترمذی کو صحیح سنن الترمذی اور ضعیف سنن الترمذی میں تقسیم کر کے جامع ترمذی کے صحیح وضعیف احادیث پر مبنی دو الگ نسخے تیار کئے۔اگر چہ بہت سے اہل علم نے علامہ البانی کی اس تحقیق سے اختلاف کیا ہے، لیکن علمی وحدیثی حوالے سے اس کام کی اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

۵۔جامع ترمذی کی متعدد طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں درجہ ذیل طبعات تحقیق کے حوالے سے اہم شمار ہوتی ہیں:

الف: جامع ترمذی بتحقیق شعیب الارناووط، موسسہ الرسالہ، بیروت (۶ مجلدات)

ب: جامع ترمذی بتحقیق بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی (۶ مجلدات)

ج: جامع الترمذی بتحقیق احمد محمد شاکر، مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی (۵ مجلدات)

۶۔ جامع ترمذی پر معاصر سطح کی سب سے مفصل تحقیق، تعارف، جامع ترمذی کے رواۃ اور امام ترمذی کے منہج پر تفصیلی بحث معروف شامی عالم ڈاکٹر عداب محمود الحمش نے کی ہے، ڈاکٹر صاحب نے الامام الترمذی ومنهجه فی کتابه الجامع کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب لکھی ہے جو دراصل ان کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے، اس کتاب میں جامع ترمذی سے متعلق جملہ مباحث کا عمدہ استقصا کیا گیا ہے، یہ کتاب دار الفتح للدراسات والنشر عمان سے چھپی ہے۔

جامع ترمذی پر ہونے والی بعض اہم تحقیقات ودراسات کی ایک فہرست پیش کی جا رہی ہے:

۱۔ فقه الحدیث عند الائمه السلف بروایه الامام الترمذی، محمد بن احمد کنعان، موسسہ المعارف، بیروت (مجلدین)

۲۔ فقه الامام الترمذی فی سننه و دراسة نقوله للمذاهب، مازن عبد العزیز الحارثی، جامعہ ام القری (مجلدین)

۳۔ الردود و التعقیب علی بعض الشارحین من المعاصرین لجامع الترمذی، عبد الرحمان بن یحییٰ المعلمی، المکتبہ الملکیہ، مکہ مکرمہ

۴۔ حاشیة علیٰ جامع الترمذی، احمد علی سہارنپوری، مطبعہ احمدیہ، دہلی

۵۔ جامع الترمذی فی الدراسات المغربیة، روایة ودرایة، محمد حسین صقلی، جامعہ محمد الخامس، رباط

۶۔ المدخل الی جامع الامام الترمذی، ڈاکٹر طاہر الازہر، مکتب الشوون الفنیہ، کویت

۷۔ الامام الترمذی والموازنة بین جامعه وبین الصحیحین، ڈاکٹر نور الدین عتر، مطبعہ لجنہ التالیف

۸۔ جائزة الاحوذی فی التعلیقات علی سنن الترمذی، ابی النصر ثناء اللہ المدنی، ادارہ البحوث الاسلامیہ، بنارس (۴ مجلدات)

۹۔ حسن صحیح فی جامع الترمذی دراسة و تطبیق، اعداد طلبہ قسم التخصص فی الحدیث دار العلوم دیوبند، اکادیمیہ شیخ الہند، دیوبند (مجلدین)

۱۰۔ تهذیب جامع الامام الترمذی، عبد اللہ التلیدی، دار المعرفہ والفکر، بیروت (۳ مجلدات)

۱۱۔ العطر الشذی فی حل الفاظ الترمذی، محمد منیر عبدہ الدمشقی

(جاری ہے)